اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

"حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے"

نمبر (۴۸) مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔	عـہ ۱۱ر
قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک	عـہ ۸ر
قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔	عـہ ۲ر

ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ؛

ایڈیٹوریل

اور (یسوع نے اُن سے (عماؤس بستی میں دو شاگردوں سے) کہا۔ کہ یوں لکھا۔ اور یوں ہی ضرور تھا۔ کہ مسیح دُکھ اُٹھاوے اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے ؛

لوقا ۲۴-۴۶

اَب ہم مسیح کے مُردوں میں سے اُٹھنے کے مخالف ایک تیسرے قیاس کا ذکر کریں گے۔ جس کو یورپ کے مشہور ملحدوں مثل اسٹراؤس۔ رینن وغیرہ نے پسند کر کے پیش کیا ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ جی اُٹھے مسیح کی رویتیں حقیقی و خارجی نہ تھیں۔ بلکہ صرف اندرونی تصوراتِ معتقدین۔ اور اُن کی نظر کا دہوکہ تھیں۔ جو اکثر خواہش و سرگرمی اور انتظاری سے بھرے ہوئے دلوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں ؛ اس قیاس کے جواب میں ہم بمعقولیت کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسیح کے شاگردوں کو ہرگز یہہ یقین نہ تھا۔ کہ وہ پھر جی اُٹھے گا۔ درحالیکہ نہایت پُر اذیت صلیبی موت کے صدمہ سے مُوا۔ اُس کے ہاتھوں اور پاؤں میں آہنی میخیں ٹھونکی گئیں۔ اور اُس کا پہلو بھالے سے چھیدا گیا۔ اور اس دردناک حالت میں وہ چھہ گھنٹے تک برابر اُسی صلیب جان ستاں پر آویزاں رہا ؛ وہ کیونکر ایسے مصلوب و مقتول کے جی اُٹھنے کے منتظر ہو سکتے تھے؟ عقل انسانی ہرگز اس امرِ محال کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ کہ کسی ایسے مقتولِ جفا کے پھر زندہ ہو جانے کا کوئی شخص منتظر ہو سکے علاوہ ازیں بقول یوحنا رسول " وہ ہنوز اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے۔ کہ مُردوں میں سے اُس کا جی اُٹھنا ضرور ہے" یوحنا ۲۰-۹ اور " وہ اُس کلام کو آپس میں رکھ کے چرچا کرتے تھے۔ کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے کیا معنے ہیں" مرقس ۹-۱۰ پس ہم رینن کے فرضی قیاس کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے کہ مسیح کے جی اُٹھنے اور نظر آنے کی حقیقت صرف اُس کے شاگردوں کی خواہش و انتظاری اُن کے دلوں میں پیدا ہو جانے پر مبنی ہے ؛ ماسوا اس کے۔ کہ وہ جی اُٹھے مسیح کی رویتوں کے دیکھنے کے لئے منتظر اور پیش میلان حالت میں نہ تھے۔ مسیح نے اُن پر اپنے کو صرف ایک ہی دفعہ۔ اور ایک ہی طور و طریق پر ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ مختلف اوقات میں اور ملک کی متفرق جگہوں میں ایسے صاف طور پر ظاہر کیا۔ کہ جو خیالی رویت کے خیال سے مطلق کچھ بھی علاقہ نہیں رکھتا ؛ چنانچہ لوقا لکھتا ہے۔ کہ اُسی دن اُن میں سے دو شخص جو یروشلم سے عماؤس بستی کو۔ جو کوئی چار کوس کے فاصلہ پر تھی۔ اِن واقعات کی نسبت آپس میں بات چیت کرتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ کہ یکایک ایک تیسرا شخص اُن کے پاس پہنچا۔ اور اُن کے ساتھ ساتھ اُن

کے ساتھ ساتھ اُن کی باہمی گفتگو کو سنتا ہوا اُن کے ہمراہ ہولیا جس کو اُنھوں نے اپنی مانند کوئی مسافر سمجھا۔ اور نہ جانا کہ وہ خداوند مسیح ہے۔: اور جب اُس نے اُن سے کہا۔ کہ یہہ کیا باتیں ہیں۔ جو تم آپس میں کرتے جاتے۔ اور اُداس نظر آتے ہو؟ تو اُنھوں نے اُس تازہ ماجرے کا بیان بہ تفصیل تمام اُس سے کیا جس کو سن کر "اُس نے اُن سے کہا۔ کہ اے نادانو۔ اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں سست مزاجو۔ کیا ضرور نہ تھا۔ کہ مسیح یہہ دُکھ اُٹھا دے۔ اور اپنے جلال میں داخل ہو" اور باوجودیکہ "اُس نے موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کر کے وہ باتیں جو سب کتابوں میں اُس کے حق میں تھیں اُن کے لئے تفسیر کیں" تاہم اُنھوں نے اُس وقت تک نہ جانا۔ کہ یہہ مسیح ہی ہے۔ جو ہم سے باتیں کر رہا ہے۔: یہہ خیالی رویت کا خاصہ نہیں ہے۔ کہ وہ اتنی دور تک۔ اور اتنی دیر تک کسی کے ساتھ رہکر اتنی باتیں اُس سے کرے۔: پھر لکھا ہے۔ کہ جب وہ عماؤس کے قریب پہنچے۔ اور وہ تیسرا شخص اُن سے آگے بڑھا چاہتا تھا۔ تو اُنھوں نے یہہ کہکر اُسے روکا۔ کہ ہمارے ساتھ رہ۔ کیونکہ شام ہوا چاہتی ہے۔ اور وہ اُن کی درخواست پر مکان میں جا کر اُن کے ساتھ رہا۔ اور جب کھانے کے وقت اُس نے روٹی لے کر اُسے متبرک کیا۔ تو اُن کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور اُنھوں نے اُس وقت پہچانا۔ کہ وہ خداوند مسیح آپ ہے۔ تب وہ اُن کی نظروں سے غایب ہو گیا: اب کون منصف اور محقق شخص رینن کے قیاس کو دم بھر کے لئے بھی قبول کر سکے گا۔ کہ وہ صرف ایک خیالی رویت تھی" جو مریض اعصاب والے شخصوں کی غمگین جانوں۔ اور خواہش و سرگرمی۔ اور انتظاری سے بھرے ہوئے دلوں میں پیدا ہو جاتی ہے؟ مگر اس حقیقت کو قبول کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ راست ہے اور وہ یہہ کہ مسیح خداوند فی الواقع جی اُٹھا۔ اور موت اور قبر پر فتحمند ہوا ہے۔ اور اُس کا یہہ کلام حق ہے۔ کہ "میں مُوا تھا اور دیکھ میں زندہ ہوں۔ اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں" ٭ مکاشفات ۱-۱۸ ٭

آریہ سماج کی حالت

یہہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ دیانندی فرقہ نے جس نے اپنا نام آریہ سماج رکھا ہوا ہے۔ شروع ہی سے یہہ ناگوار اور مضر طریقہ اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ بجائے اپنی قومی ترقی و اصلاح کے غیر مذاہب پر حملہ کرے۔ اور اُن کے پیشوایان مذہب کی عیب جوئی۔ اور دشنام دہی میں اپنی علمی و عقلی طاقت کو زیادہ تر صرف کرے۔ جس کا نتیجہ بدیہی ظاہر ہے۔ کہ اُس نے بہت کم ترقی اپنے حصول مقاصد میں کی ہے۔ اور اب جو کچھ حالت اُس کی ہے زیادہ اُمید بخش معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۳ نومبر سنہ رواں میں یوں لکھا ہے۔ کہ:۔

لاہور کی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ ماہ حال کو منعقد ہوگا۔: چونکہ بد قسمتی سے بوجہ خود غرضی [illegible] فریقین کے اس سماج کے دو فریق ہو گئے ہیں۔ اس لئے دونو فریق اپنا اپنا جلسہ علیحدہ کریں گے۔: اب لاہور میں آریہ سماج کے نام سے کوئی خط کتابت ہوا کرے تو ٹھیک محلہ درج ہو۔ ایک آریہ سماج بازار وچھووالی ہے دوسرا آریہ سماج انارکلی ہے۔: انارکلی والے اپنا جلسہ انہیں تاریخوں پر ڈی اے وی کالج میں کریں گے جو اُن کے قبضہ میں ہے اور وچھووالی والے لوگ آریہ سماج کے قدیم مکان وچھووالی میں کریں گے۔: اب کے سرچشول کا شاید اتفاق نہ ہو کہ اب معاملہ اس حد سے بھی عبور کر گیا ہے۔: والعہد تعلیم یافتہ لوگ ملک کی جہالت دور کرنے کا بیڑا اُٹھا دیں۔ تمام مذاہب میں اتفاق کرنے کے لکچر دیں۔ ویدک مت اور وید وید کی چلاہٹ مچا دیں اور پھر اُن کو شرم نہ آوے کہ ایک اپنی سماج کو اتفاق میں نہ رکھ سکے اور اُس کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے الامان دیانندیوں سے تو دادو پنتھی۔ کبیر پنتھی۔ رامداسئے وغیرہ ہی اچھے کہ ان میں اس طرح فرقہ بازی کے ذریعہ دشمنی تو نہیں ہوئی۔ جیسے کہ دیانند پنتھیوں میں۔ ماس پارٹی اور گھاس پارٹی کے نام سے وہ وہ گندا لٹریچر ملک میں پھیل رہا ہے کہ ہزار درجہ بہتر ہوتا اگر بجائے تعلیم یافتہ ہونے اور تعلیم کا نام ڈبونے کے یہہ لوگ بالکل ان پڑھ اور جاہل مطلق ہوتے۔ کیونکہ اس صورت میں بوجہ جہالت صبر کر لیا جاتا۔: اب یہہ پڑھ لکھ کر کیا پتھر پڑ رہے ہیں انارکلی اور وچھووالی دونوں سماجوں میں خوب لکچر ہوں گے۔ دیگر مذاہب پر نکتہ چینی کی جاویگی۔ لیکن اپنے گھر کی گودڑی میں جو چھید ہو گیا ہے اس کو ٹانکہ لگانے کی ہمت کسی میں نہیں ہے۔ یا گودڑی ایسی بوسیدہ ہے کہ ٹانکہ لگاؤ تو اور پھٹ جاتی ہے اور ہمت کسی میں نہیں ہے۔: اپنے گھر کا سدھار ہو نہیں سکتا اور بھارت (ہندوستان) کا سدھار کرنیکی ڈینگ مارتے ہیں۔: برعکس نام نہند زنگی کافور ٭

زنانہ تعلیم و اصلاح

تھوڑا عرصہ ہوا کہ لڑکیوں کے ایک سکول میں بوقت تقسیم انعامات لارڈ ونلاک صاحب نے اثنائے گفتگو میں زنانہ تعلیم کی راہ میں مشکلات اور اُس کی آہستہ ترقی کی طرف اشارہ کیا۔: لیکن اُنھوں نے صبر و استقلال پر عامل ہونے کی تاکید فرمائی۔ اور کہا کہ کسی خاندان کے حصہ مستورات کے تربیت و تعلیم یافتہ ہوئے بغیر سوشل ریفارم بہت کم ترقی کر سکتی ہے۔: تعلیم یافتہ جنٹلمین جو پبلک زندگی میں اعلیٰ اور ترقی یافتہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں اپنے خاندانوں کی مستورات سے ہندو دستورات و رسمیات کی پرانی لکیروں پر چلنے کے لئے مجبور کئے جاتے ہیں۔:

(گیان پترکا)

مراسلات

مریض اور معالج

عجیب علاج

اول پروفائی لکٹ ٹریٹمنٹ یعنے حفظ ماتقدم۔ چونکہ ہر فرد بشر میں اس موذی مرض کا مادہ بچپن ہی سے موجود ہوتا ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ اس کا علاج شروع ہی میں کیا جاوے۔ تاکہ وہ طبیعت میں بڑھکر ایک بڑی مضبوط جڑ نہ پکڑ جاوے۔ جس کے اُکھاڑنے کے واسطے زیادہ تکلیف اُٹھانی پڑے۔ واضح ہو۔ کہ یہہ علاج بچوں کا اُن کے والدین۔ یا وارثوں کی ذمہ واری پر منحصر ہے۔ جیسے وہ اپنے سکرافیولس ٹریٹمینٹ یعنے خنازیری مزاج کے بچوں کو کاڈلور آئیل وغیرہ مقوی ادویات استعمال کراتے۔ اور اچھی آب و ہوا میں رہنے۔ اور نفیس اور مقوی غذا کا بندوبست کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اُس بیماری سے جس کے ہو جانے کا خطرہ ہے بچے رہیں۔ اسی طرح اُنپر واجب ہے۔ کہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو خداوند کے سامنے ہر روز صبح و شام لاکر پیش کیا کریں۔ تاکہ وہ اپنے حکیم کامل کے شفاخانے سے روحانی غذا کھایا کریں۔ جو ایسے مریضوں کے واسطے مقوی ہے۔ اور وہ اس طرح طاقت پاکر بُری صحبت۔ شیطانی بھلاووں سے دور رہ سکیں۔ اور ہر روز اُن کے واسطے اپنے منجی سے دعا مانگا کریں۔ تاکہ وہ اپنے نظر عنایت ان بچوں پر رکھے اور ہر خطرہ سے بچائے رکھے۔

علاج۔ گناہ کی دوا مسیح کا لہو ہے۔ عبرانیوں ۹ / ۱۴

پس مریض کو چاہئے۔ کہ اس دوا کو اپنے مرض لا علاج کی دوا سمجھے۔ اور خدا باپ۔ اور بیٹے۔ اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ پاکر مسیح کے جھنڈے کے نیچے کھڑا۔ اور اپنے دل کو اُس کے حوالے کرے۔ وہ روح القدس بھیجتا ہے۔ کہ گنہگاروں کے دلوں کو صاف کرے۔ اور نجات کے لئے تیار کرے۔ اعمال ۲: ۴- ۱۴- ۳۸ یہہ خاص وسیلہ پاکر مریض اپنے مرض لا علاج سے مخلصی پا سکتا ہے۔ پس جیسا کہ مریض شفایاب ہوکر تندرست اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنے کے لایق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر گنہگار مخلصی پاوے۔ تو وہ گنہ کی مرض سے چھوٹ جاتا ہے۔

گنہگار کے گناہوں کا علاج کچھ ہلکا کام نہ تھا۔ اس لئے اس کے واسطے خدا نے بڑا کام کیا۔ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا۔ کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے یوحنا ۳ / ۱۶ پس اے اس موذی مرض کے مریضو اس کامل حکیم یعنے خداوند یسوع مسیح کے پاس آؤ۔ اور اپنے دکھوں کو ایک ایک کرکے اُس کے سامنے دکھلاؤ۔ وہ اپنے رحم سے تمہارے گناہ اپنے خون کی دوا سے دور کرے گا۔ اور روح القدس کی تلوار جو ہیرے کی مرصع تلوار سے کہیں زیادہ بیش قیمت ہے اور جو شیطان جیسے موذی دشمن کو جو ہماری نجات کا دشمن ہے قتل کرنے کے لئے کافی ہے عنایت کرے گا۔ اس کو پاکر ایماندار ایمان کی اچھی لڑائی لڑیں گے۔ اور آخر کو زندگی کے تاج کے وارث ہوں گے جو ایسے ایمانداروں کا ورثہ ہے۔ کلام خدا کو پڑھنا۔ اور دعا میں مشغول رہنا ایسے مریضوں کو اپنے حکیم کے ساتھ بات چیت کرنے اور روحانی غذا حاصل کرنے کا بڑا وسیلہ ہے۔ جس سے وہ دن بدن مضبوط ہوتے جائیں گے۔

اب میں سب روحانی مریضوں کے واسطے اپنے خداوند سے دعا مانگتا ہوں۔ کہ وہ کمال فضل سے اُن کی ہدایت کرے تاکہ وہ اس مرض سے بچ جاویں۔ آمین تمام شد۔ آپکا مسیحی بھائی سندر سنگھ

ڈیر اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ عرض یہہ کہ چند سطریں بغرض اندراج اخبار صداقت آثار نور افشاں ارسال خدمت بابرکت ہیں۔ اُمید کہ براہ نوازش نور افشاں کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرمائیں گے۔ والسلام

سفری وقایع نگار صوبہ بھنڈ کی اصلاح

دربارہ شہر اٹاوہ

اخبار نور افشاں نمبر ۴۱ مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں دربارہ بلوہ شہر اٹاوہ بتقریب محرم و رام لیلا سنہ ۱۸۹۴ء تحریر فرمائے ہیں۔ فقولہٗ صفحہ ۸ سطر ۱۱۔ پس محمدیوں نے اپنی شہادت کا ثبوت اس طرح دیا۔ کہ گلوں میں پھولوں کے ہار ڈال لئے۔ اور پکار پکار کر کہنے لگے۔ بولو سیتا اور راجہ رامچندر کی جے۔ اقول یہہ پہلا برہ غضب کا نمونہ ہے۔ سانپ والا آپ کے سالے صاحب کو کیا لے گیا۔ گویا آپکے ہوش و حواس لے گیا۔ مسٹر صاحب اس قدر گھبراؤ مت۔ خدا پر توکل رکھو۔ طبیعت کو مطمئن رکھو۔ بلکہ خداوند مسیح سے مدد چاہو۔ صبر و استقلال پر قایم رہو۔ خداوند مسیح پھر ملاویگا۔ میرا یہہ گمان نہیں۔ کہ آپ سا معزز شخص جھوٹ لکھے۔ اور نہ میرا یہہ خیال ہے۔ کہ آپ نے غلط لکھا ہے۔ کیونکہ آپ خود اسی اخبار کے صفحہ ۹ کالم اول وقایع نگاروں کو نمبر ۵ میں ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ "اگر واقعات لکھنے منظور ہیں۔ تو صرف چشم دیدہ لکھا کرو۔" اب میں مودب ہوکر آپ سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ کہ محمدیوں نے اپنی اپنی گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے تھے۔ یا آپ نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ کہ محمدیوں نے سیتا اور راجہ رامچندر سامی کی جے بولی۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کہینگے۔ کہ ہم نے نہ آنکھوں سے دیکھا۔ نہ کانوں سے

سنا ہے۔ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔ خداوند سے دعا کرتا ہوں کہ مجھکو اور آپ کو خلاف نویسی سے بچاوے آمین۔ کیونکہ کتاب مقدس میں جا بجا مرقوم ہے۔ کہ ہر آدمی قول و فعل میں سچا ہووے ایک جگہہ بھی اجازت نہیں دی۔ کہ آدمی کسی حالت میں جھوٹ بولے۔ قولہٗ "یہاں ایک قلعہ دریائے جمن کے شمالی کنارے پر واقع ہے۔ جس کو یہہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آلا اودل کے زمانہ کا ہے۔ اور آلا کے باپ نے اسے ایک تلوار سے بنایا تھا"۔ اقول یہہ دوسرا پردہ بھی نہایت لطف کا ہے۔ حالانکہ مشہور روایت یہہ ہے کہ جس کو میں نے جس وقت مذہب ہنود رکھتا تھا۔ اکثر پنڈتوں اور بزرگان ہنود سے سنا ہے۔ کہ قلعہ کو راجہ سومیر سنگہ نے بنایا تھا۔ جبکہ راجہ مذکور جمنا پر اشنان کرنے گئے۔ اور جنگل میں سیر کرتے ہوئے دیکھا کہ بھیڑیا اور بکری میں جنگ ہو رہی ہے۔ اور بکری غالب آئی۔ اور بھیڑیا فرار ہو گیا۔ پس انہوں نے اس زمین کی عمدہ تاثیر سمجھکر اس قلعہ کو لائق بود و باش کے بنا لیا۔ اور یہہ نسبت قلعہ اٹاوہ کے روایات زبانی آپ نے اور میں نے درج کی ہیں۔ علاوہ اس کے اور بھی روایات مختلف ہیں۔ مگر کوئی کتابی اور پختہ روایت نہیں ہے۔ لہذا ایسی بے سر و پا روایت کا اس دینی پرچہ میں درج کرنا مناسب نہیں ہے۔ قولہٗ "یہاں چند سال گذرے ایک باباجی مسمی لکھشا ہو گئے ہیں۔ جن کی نسبت یہہ روایت ہے۔ کہ دریائے جمن پر چلتے تھے"۔ اقول یہہ تیسرا پردہ بھی حیرت افزا اور خلاف واقع کے ہے کہ لکھشا باباجی کو دریائے جمن پر چلتے ہوئے نہ کسی نے دیکھا۔ اور نہ آج تک بجز آپ کے کسی سے سنا۔ میرا کل خاندان اُن کا شاگرد ہے۔ اور میں بھی تھا۔ ایک سال مرض ہیضہ کی کثرت تھی۔ تو اُنہوں نے بہت لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ کہ جسقدر ہندوؤں کے مُردے آتے ہیں۔ اُن کو میں زندہ کر کے لوٹا دونگا مگر ایک بھی زندہ نہوا۔ اور زندہ ہوتا کیسے۔ خود ہی زندہ نہ رہے۔ اور جب میں عیسائی ہوا۔ تو اس عاجز کے اور تقصیر چند قوم کھتری ہکمت باسر کے مقابلہ پر۔ جناب پادری مرلیسی صاحب نے لکھشا باباجی سے دریافت کیا۔ کہ تمہاری ایک آنکھ کیوں پھوٹ گئی؟ تو جواب دیا۔ کہ تپسیا کرنے سے پھوٹی۔ یا پاپ سے۔ اگر تپسیا کرنے سے پھوٹ گئی تو بیکنٹھ میں جاؤں گا۔ اور جو پاپ سے پھوٹی ہے تو نرک نصیب ہوگا۔ یہہ معاملہ آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا ہوا بیان کرتا ہوں غپ شپ نہیں ہے۔ بھلا جن کو اپنے بیکنٹھ یا نرک باشی ہونے کی خبر نہیں وہ کیا دوسرے کو زندہ کریگا۔ یا جمنا پر چلیگا؟ اور بموجب آپکی ہدایت کے (بعنوان وقائع نگاروں کے فرائض) اسی اخبار کا صفحہ ۵ نمبر ۶ ملاحظہ کرو "اگر واقعات لکھنا منظور ہیں تو صرف چشم دیدہ لکھا کرو"۔ اس عاجز نے چشم دید معاملہ لکھا ہے۔ قولہٗ "اس گرجا گھر کے احاطہ میں بازاری منادی کے لئے ایک عجیب چبوترہ بنا ہوا ہے۔ جو کہ قابل دید ہے"۔ اقول۔ یہہ چوتھا پردہ بھی پیچ و پیچ کا ہے۔ مسٹر صاحب گستاخی معاف ایسے چبوترے ہندوستان میں بے شمار ہونگے۔ اسکی ساخت میں کوئی چیز قابل تعریف نہیں ہے۔ جیسے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی ہجو آپ نے لکھی ہو ویسی ہی اس چبوترہ کے بھی ہجو بلیغ لکھی ہے۔ اس چبوترہ کو ہمیشہ روزمرہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور منادی بھی کرتا ہوں۔ مگر کوئی عجوبہ چیز نظر نہیں آتی۔ اور اس کو تمام شہر اٹاوہ جانتا ہے۔ اب مودب ہو کر عرض پرداز ہوں۔ کہ یہہ ہمارا ہادی یہہ ہمارا رہنما۔ یہہ ہمارا پیارا اخبار نور افشاں عرصہ دراز سے خلق اللہ کی ہدایت کے واسطے سچائی کا دم بھرتا ہے۔ ایسے ایسے مضمون خلاف واقع اور سچائی کے خلاف لکھنے سے دوسرے اخباروں کی نظروں میں بدنام ہو جاویگا۔ لوگوں کی یہہ عادت ہے۔ کہ انسان کی۔ یا کسی چیز کی تعریف میں بہت باتیں اسی طرح کی بڑھا کر کہتے ہیں۔ جو حقیقت میں صحیح نہیں ہوتی ہیں۔ صرف سننے والوں کو خوش کرنے کے واسطے مبالغہ کے الفاظ استعمال میں لاتے ہیں۔ اور جہاں دھوکہ دینے کے بھی کچھہ نیت نہ ہو وہاں بھی اس طرح کہتے ہیں۔ پر مسیحیوں کو ایسے لوگوں کی روش کے خلاف ایک شائستگی کا طریقہ اختیار کر کے تعریف میں بے موقع مبالغہ نہ چاہیے۔ دیکھو جامع الفرائض مطبوعہ لودیانہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۲ سطر اول۔ قولہٗ "انگلش مشنری جنٹلمین کے پہاڑ پر ہونے کے وجہ سے ہم ہندوستانی مسیحیوں سے نہ مل سکے"۔ اقول یہہ پانچواں پردہ بھی قابل تحسین و آفرین ہے۔ مسیحی بھائی سب برابر ہیں۔ خواہ مسلمانوں سے مسیحی ہوگئے ہوں۔ یا ہندوؤں سے ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنا اخلاق مسیحیانہ سے بعید ہے۔ "برادرانہ محبت سے ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کی راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو" رومیوں ۱۲: ۱۰۔ اور کیوں جاتے ہو اپنے پیارے منجی مسیح کو دیکھ لیجئے۔ کہ اُس کے شاگرد کس قوم اور کس پیشہ کے لوگ تھے۔ خداوند مسیح اُن سے کس قدر محبت اور الفت رکھتے تھے۔ اور انجیل مقدس کے تعلیم کو بھی غور کیجئے۔ "پس تمہارا مزاج وہی ہو جو یسوع مسیح کا تھا"۔ فلپیوں ۲: ۵ اور آپ خود اپنی تحریر کو خیال فرمائیے "ہم نہ کوئی مشنری ہیں۔ اور نہ کسی مشن سے کسی قسم کا تعلق رکھتے بجز اس کے۔ کہ مسیحیوں سے ہمدردی ہے۔ خواہ وہ کسی ملک کے ہوں" دیکھو اسی اخبار کا صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۷۔ باوجود تاکید تعلیم انجیل مقدس۔ اور خداوند یسوع مسیح کا اپنے شاگردوں سے برتاؤ۔ اور پھر آپ کو بھی ہمدردی مسیحی بھائیوں سے زیادہ ہے۔ پھر کیا وجہ۔ کہ انگلش مشنری جنٹلمین کے اٹاوہ میں نہ ہونے سے ہم غریب مسیحیوں کی صورت نہ دیکھنا۔ بجز اس کے کہ ہم غریب۔ نادار مفلس حقیر تصور کئے گئے؟ ہندو اور مسلمانوں سے ملنا۔ اور مسیحیوں کو نظر حقارت سے دیکھنا۔ یہہ صرف زبانی ہمدردی ہے۔ قولہٗ "کانپور کی دیبی نے چاہا۔ کہ مرض ہیضہ کو اٹاوہ میں بھیجیں۔ اس پر اٹاوہ کی مشہور دیبی کالی باہن نامی نے انکار کیا۔ اس بابت ہر دونوں دیبیوں میں خونخوار جنگ ہوا۔ آخرش اٹاوہ کی دیبی فتحیاب ہوئی۔ اس وجہ سے اٹاوہ میں ہیضہ کا زور کم رہا"۔ اقول یہہ چھٹا پردہ بھی حیرت افزا ہے۔ ہم لوگ مسیحی ہیں۔ اور ہم کو افسوس ہے۔ کہ انسانی

روایات سے دست بردار ہوکر الہامی کلام کی پیروی کریں۔ اور خود آپکا ہی مقولہ ہے۔ "اگر واقعات لکھنا منظور ہیں۔ تو حرف چشمدیدہ لکھا کرو"

اب بادب دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا آپنے یہہ معاملہ چشم دید لکھا ہے؟ ہرگز نہیں: "سب باتوں کو پرکھو بہتر کو اختیار کرو"۔ اول تسلونیقیوں ۵-۲۱ غپ شپ سے نور افشاں جیسے متبرک پرچہ کو بدنام نہ کرنا چاہئے: فقط "جغرافیہ کے بہنوماں بڑے کلادہاری کہلاتے ہیں۔ جب پانی نہیں برستا ہے۔ تب یہہ لوگ سنز بہنوماں کے منہہ میں گوبر بہرتے ہیں۔ اور پانی برسنا شروع ہوجاتا ہے"۔ ۲ اقول اپنے فرایض کے نمبر ۲ کو ملاحظہ فرمائے کہ یہہ واقعہ آپ نے چشمدید لکھا ہے؟ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ فرماوینگے۔ کہ ہم نے یہہ فرایض نوردوں کے واسطے ایجاد کئے ہیں۔ نہ اپنے لئے: اٹاوہ میں کوئی ہندو اس امر کو ہرگز یقین نہ کرے گا۔ کہ بہنوماں کے منہہ میں گوبر بہرنے سے پانی برستا ہے۔ میں خود جس وقت ہندو مذہب رکھتا تھا اور ہمیشہ میلہ کو جاتا تھا۔ کسی ہندو کے منہہ سے نہیں سنا۔ کہ گوبر بہرنے سے پانی برستا ہے۔ یہہ اخبار اٹاوہ میں دو جگہہ آتا ہے۔ اور اُس کو اکثر ہندو اور مسلمان دیکھا کرتے ہیں۔ اس مضمون کو جس نے دیکھا غپ شپ تصور کیا۔ لہذا عرض پرداز ہوں۔ کہ ایسے خلاف واقع امور سے ہمارے عزیز اخبار نور افشاں کو بدنام نہ کیجئے ورنہ اس اخبار میں اور اور اخباروں میں کیا فرق ہوگا؟ اب خداوند مسیح سے مدد مانگتا ہوں کہ مجھکو اور آپ جیسے معزز شخص کو خلاف نویسی سے بچاوے: آمین

راقم
پرم سکھہ

---

* سیاح صاحب نے دیگر لوگوں کے عقاید کا ذکر کیا ہے۔ نہ یہہ کہ وہ خود ایسی روایتوں کے معتقد ہیں (اڈیٹر)

از پیشگاہ گورنمنٹ عالیہ پنجاب وغیرہ

اشتہار عام

بنام جملہ زمینداران و دوکانداران و کمینان سکنائے دیہات ملک پنجاب:۔

ازانجا کہ دستور ایسا جاری ہے۔ کہ سرکاری ملازمان دورہ کیوقت میں کبھی کبھی سامان رسد وغیرہ کا مفت لے لیتے ہیں۔ یا لوگوں سے گہاس اور لکڑی بلا اجرت کٹواتے۔ یا سامان بلا اجرت اٹھوا کرلے جاتے ہیں۔ اس لئے تم کو معلوم ہو۔ کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اس دستور کو قطعی طور پر بند کردیا ہے۔ اور حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی ملازم سرکار کوئی ایسا کام کرے گا۔ تو اُس کا سخت تدارک کیا جاوے گا: جب کبھی کسی ایسے ملازم سرکار کے لئے جو دورہ پر ہو۔ سامان فراہم کرنا مطلوب ہوگا تحصیلدار صاحب کسی شخص کو روپیہ پیشگی دیں گے۔ اور شخص مذکور اُس کو جو اُسے سامان دیوے۔ فی الفور نقد قیمت ادا کرے گا۔ اور گھاس یا لکڑی کاٹنے کی اجرت یا خیمہ تک سامان اُٹھا کرلے جانے کی مزدوری جس وقت کام کرا چکیں۔ اُسی وقت ادا کرے گا: قیمت اور اجرت شرحوں کے مطابق ادا کی جائیگی۔ جو ایک نرخنامہ میں تحصیل کی مہر لگی ہوگی۔ درج ہونگی۔ اور ادا کرنے کے وقت موجود رکھا جائے گا: اگر کوئی تم سے کسی سرکاری ملازم کے واسطے کوئی چیز مانگے۔ اور اُسی وقت قیمت ادا نہ کرے۔ یا گھاس یا لکڑی مفت کاٹنے یا سامان بلا اجرت اُٹھا کرلے جانے کے لئے کہے۔ تو تم کو اختیار ہے۔ کہ اُس کے کہنے کی تعمیل مت کرو اُس کی ناراضگی کا اندیشہ مت کرو: یہہ اشتہار بطور سند کے تمہیں کام دے گا۔ اور سرکار تم کو بچا دے گی: اور واضح رہے۔ کہ کسی شخص کو اس بات کے لئے کوئی مجبور نہیں کرسکتا۔ کہ اپنے چارپائیاں۔ یا رضائیاں یا اور ایسی چیزیں کسی ملازم کے استعمال کے لئے جو دورہ پر ہو دیوے:

چند ضروری باتیں

اوّل۔ لیکہرام کا لیکہرام ہی پر اعتراض۔ ناظرین باتمیز ایک چشم دید و گوش شنید واقع اس وقت پیش کیا جاتا ہے۔ جس کی داد آپ ہی پر موقوف ہے: ایک دن لیکہرام آریہ امام ۱۸۹۰ء میں بمقام گجرات روبروئے مجمع عام یوں گوہر بار ہوئے تھی۔ کہ "پیدایش یسوع مسیح صرف بیبل اور قرآن ہی سے ثابت نہیں۔ بلکہ یہہ پاک پیدایش ویدوں میں بھی معجزانہ بہ تصریح و تفصیل موجود ہے: اتنا کہکر کچھ سنسکرت کے فقرے پڑھے۔ اور ان کا ترجمہ انجیل لوقا کے ساتھ جاگا ملتا تھا۔ یعنے جبرئیل فرشتہ کا کنواری مریم کو بشارت دینا۔ اور فضل خدا کا سایہ بتلانا۔ اور یسوع کی پاک پیدایش معجزانہ بیان کرنا۔ اور اُس کا دیسے ہی بوقوع آنا۔ اب مقام حیرت ہے۔ کہ وہی لیکہرام اپنے اُسی منہہ سے کہتے ہیں۔ کہ "مریم پیشتر از تولید یسوع ذکریاہ کے گھر میں جارہی تھی۔ پس وہاں سے حاملہ (معاذ اللہ) ہوگئی" پنڈت صاحب اپنے اس اعتراض کے جواب کے لئے اپنے وہی پیش کردہ منتر نکالو تو جعداری کا تمغہ آپ دے گا: کیا آج کل وہ وید معدوم ہوگئے۔ یا اپنے ہاتھوں سے ایسی گت کیا ہی بنانی منظور تھی یا کہ ہم ہی جھوٹھ کا تودہ وطومار جوڑ رہے ہیں؟ خیر صاحب جو ہو سو ہو۔ لیکن بہت سے گجراتی معزز اشخاص ابتک زندہ موجود ہیں۔ جو گواہی منترحوں کے تئیں آپکو سنا سکتے ہیں: ذرہ سوچکر سنسکرت کا نام لینا۔ اس گریہ پرستانگو ہماری بھی ڈنڈوت:

راقم ملک روشن خان:

منقولات

انسداد مے نوشی

ساقی قدحِ بادۂ دیرینہ پلادے ✤ وہ آب کہ جو آتش نمرود بجھادے
وہ جام دے جو آئینۂ دلکو جلادے ✤ بہشتی کی طرح مے کدہ میں آگ لگادے

وہ مے دے کہ ہو بادہ گلرنگ سے نفرت
ہو نشے میں جس کے قدح بنگ سے نفرت

بادۂ الفتِ قوم کے سرشار و خمکدۂ حب وطن کے بیخوار خمار مایوسی سے دلفگار ہیں کہ باوجود سعی بلیغ کے جو انسداد بلائے مے نوشی کے لئے عمل میں لائی جاتی ہے ملک میں شراب خواری کی روز افزوں ترقی ہے۔ شہر شہر میں ٹمپرنس سوسائٹیاں قایم ہوئیں پادری ایوانس اور دیگر بھی خواہان بنی نوع انسان آئے دن لکچر دیتے رہتے ہیں صدہا سالے ہزارہا مستند ڈاکٹروں کی رائے کے ساتھ مذمت شراب میں شایع کئے جاتے مگر خاک اثر نہوا ✤

ہمایم و سیستی ہر وزہماں
نہ شب جمعہ شناسیم نہ ماہ رمضاں ؞

انگریزی صحیفہ پوہی سرونٹ لکھتا ہے کہ ایک عربی رسالہ میں شراب کی چار خاصتیں بیان کی گئی ہیں۔ جس کا ترجمہ دلچسپی ناظرین بانمکین و عاشقان دختر رز کے لئے خالی از عبرت نہوگا ؞

بیان ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے ابتدائے آفرینش میں شاخ انگور کو بویا تو اُس وقت شیطان نے آکر اس بیل پر ایک طاؤس کو ذبح کیا اور اُس کا خون بیل میں جذب ہوا جب بیل کو نشو و نما ہوا اور پتے نکلے تو ابلیس لعین نے ایک لنگور کو ذبح کیا جس کا خون بھی اس بیل میں سرایت کر گیا اور جب وہ بیل بار آور ہوئی تو اسی طرح شیر کے خون سے اس کو سیراب کیا۔ اور خوشوں کے پختہ ہونے پر ایک خوک کو ہلاک کیا جس کا خون بھی اس میں جذب ہوا۔ اس لئے جو شخص دختر رز سے ہم آغوش ہوتا ہے اس میں چار خاصیتیں پیدا ہوتی ہیں ✤

جام شراب نوش کرنے کے بعد سب سے اول چہرہ کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے اور وہ شخص ایسا شگفتہ مزاج ہو جاتا ہے جیسے کہ طاؤس اور جب ذرا اپنا اثر دکھاتی ہے تو وہ کھیلتا ہے اور لنگور کی طرح اچھلتا کودتا اور ناچتا ہے۔ اور جب پورا اثر ہوتا ہے تو شیر کی مانند وہ بے باک ہو جاتا ہے۔ آخر کو وہ خوک کی طرح کیچڑ میں لوٹتا ہے نیند کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ اگر ہم اس روایت کو صرف کہانی سمجھیں کہ شیطان آیا اور چار جانوروں کے خون سے درجہ بدرجہ انگور کی بیل کو سیراب کرتا رہا تو بھی اہل دانش و بینش ایک عمدہ نصیحت اس بیان سے اخذ کر سکتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ واقعی یہہ چار صفات مذکورہ بالا شرابیوں کی حالت مستی میں مشاہدہ کی جاتی ہیں ؞

ہمارا مدعا اس وقت شراب کے نفع و ضرر پر بحث کرنے کا نہیں ہے کیونکہ یہہ مسئلہ باتفاق جمیع حکمائے دہر طے ہو چکا ہے کہ سوائے نقصان کے اس خونخوار دو زخی عرق سے کوئی فائدہ صحت جسمانی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ بلکہ سوال یہہ ہے کہ کن ذرایع سے اس بلائے شیطانی کے انسداد میں کام لیا جاوے کہ ملک اور قوم اس خونخوار دشمن کے پنجے سے نجات حاصل کرے۔ اور آیندہ نسلیں تباہی سے بچیں۔ یہہ شکر ہے کہ یہہ سیلاب بلا یورپ کی طرح ابھی اس ملک میں اس درجہ تک نہیں پہنچا ہے کہ اس کا علاج ناممکن کے قریب ہو گیا ہو۔ چند باہمت فرزان حضرات کی رہنمائی اور دستگیری کی ضرورت ہے جو ابنی اپنی قوم اور فرقوں میں کچھہ اثر رکھتے ہیں۔ محض لکچر بازی سے کبھی کچھہ فائدہ نہ ہوگا جبتک کچھہ عملی کارروائی نہ ہو ؞

انگریزی تعلیم نے جہاں بہت سے فوائد اہل ملک کو پہنچائے ہیں اس کے ساتھہ ساتھہ نوخیز جوانوں میں بیباکی اور خودرائی سلامذہبی اور شوخ چشمی کا مادہ بھی سرائیت کر جاتا ہے۔ وجہہ یہہ کہ طرز تعلیم ناقص اور اصطلاح طلب ہے۔ بزرگوں کا ادب۔ سوسائٹی کا لحاظ مفقود ہوتا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ پرانے لوگوں کی نسبت تعلیم یافتہ نوجوان زیادہ تر مبتلائے مے نوشی ہیں بلکہ بعض سوسائٹیوں میں شراب خواری تہذیب کا ایک جزو سمجھی جاتی ہے۔ پس ریفارمروں کو چاہئے کہ ہر ایک قوم کے انفلوئنشل اصحاب کو آمادہ کریں کہ وہ اتفاق رائے سے شراب خوری کو روکیں۔ شرابیوں سے ہر ادرانہ تعلقات قطع کرنے کی دھمکی دیجائے۔ اس بڑے ملک میں دو قومیں زیادہ تر آباد ہیں ہندو اور مسلمان شریعت اسلام نے ہر ایک نشہ کو حرام قرار دیا ہے۔ ہندوؤں میں بھی مذہباً شراب ممنوع ہے۔ پھر ہندو اور مسلمانوں کے علمائے دین کیوں خاموش ہیں۔ اور شرابیوں کے خلاف فتوی نہیں دیتے ہیں تاکہ ان کو قدر عافیت معلوم ہو۔ شکر ہے کہ ابھی تک ہندوستان میں ان لوگوں کی کثرت ہے جو شراب کو ہاتھہ لگانا تک گناہ سمجھتے ہیں۔ پھر اگر وہ لوگ چاہیں تو قلیل تعداد کو قابو میں لا سکتے ہیں جیسا کہ احاطہ بمبئی کے مقام نوساری کے ہندو مہاجنوں نے حال میں کیا ہے اور ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ہر ایک شہر میں اس کی تقلید کی جائے۔ ان مہاجنوں نے قسم کھائی ہے کہ شراب یا تاڑی سے قطعی پرہیز کریں گے چند روز ہوئے کہ انہوں نے ایک بڑا جلسہ اسی غرض سے کیا جس میں ۱۵ سو آدمی شریک ہوئے اس جلسے میں نیچ ذات کے لوگ بھی شامل تھے مہاجنوں نے مخبر مقرر کئے ہیں کہ وہ جتنے مخمور و بدمست شرابیوں کا پتہ لگائیں گے اُسی قدر روپیہ اُن کو انعام ملیں گے پھر جسقدر شراب خواری کے مجرم پنچایت کے سامنے پیش ہوتے ہیں اُن کو دس روپیہ

روپیہ جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ اور جو لوگ جرمانہ دینے کا مقدور نہیں رکھتے ہیں اُن کو گدھے پر سوار کرکے شہر کا گشت کراتے ہیں اس کا یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ تمام اعلیٰ اور ادنیٰ ذاتوں کے لوگ جو مدت سے مے نوشی کے عادی تھے تائب ہو گئے ہیں اور ان کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس عہد پر کاربند رہیں گے ۔

واقعات و مباحث

ڈاکٹر برنارڈو کے غریب خانے

لنڈن کے ڈاکٹر برنارڈو صاحب کے غریب خانوں کی نئی ۲۸ ویں سال کی رپورٹ جو چھپنے کی ہے اس میں اُن بے انتہا کوششوں اور سنہ ۱۸۹۳ء کی بیش بہا کارروائیوں کو ظاہر کیا ہے جن کو اکثر امور میں اس کام کی ترقی تعجب خیز ہے لیکن ہم صرف صفحہ ۴۴ اور ۴۳ کی بابت کچھ لکھتے ہیں۔ جو شخص ڈاکٹر موصوف کے امدادی کام کی ماہیت معلوم کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف اسی قدر جاننا کافی ہوگا۔ کہ اس وقت تقریباً ۵ ہزار بچے زیر نگرانی ان غریب خانوں میں ہیں ۱۱٬۲۳۲ لاوارث بچے گزشتہ ۲۸ سال کے عرصہ میں پرورش اور تعلیم و تربیت کئے گئے۔ صرف سنہ ۱۸۹۳ء میں ۱۰٬۲۱۳ بچوں کے ساتھ سلوک ہوا۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر بحساب اوسط قریب قریب ۷ لڑکے اور لڑکیاں بھرتی ہوتے ہیں۔ اور ان غریب خانوں کے شروع سے دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء تک ۱۱٬۲۵۰ بچے بعد تعلیم و تربیت نوآبادیوں کو روانہ کئے گئے۔ ہزاروں محتاجوں کو رہنے کے لئے مفت مکان اور لاکھوں کو کھانا دیا گیا۔ اور مذہبی کوشش۔ اور تعلیمی مجلسوں کی تعداد جو مختلف مقامات میں ہوئیں ایک سال میں دس لاکھ سے زائد ہے۔ اس رپورٹ میں ان سبھوں کی شاخوں میں سے ہر ایک شاخ کے تفصیلی حالات درج ہیں۔ اس رپورٹ کے حصہ دوم میں ان غریب خانوں کی کمیٹی نے مالی کیفیت بعد تشخیص جمع و خرچ لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سال گذشتہ میں ۲۰٬۳۴۰ مختلف اشخاص سے ۱۳۲٬۵۴۳ پونڈ کی آمدنی ہوئی۔ ان چندوں میں فی صدی ۹۶ ایک پونڈ سے کم ہیں جن سے ظاہر ہے کہ عام خلایق اس کی سرپرستی کرتی ہے۔ ناظرین اس رپورٹ کو عیسائیوں کی ہمدردی انسانی اور یورپ کی ترقی کی نہایت عمدہ تفصیل پائینگے جنرل سکرٹری کو ۱۸ و ۲۶ سٹیپنی کاز وے لنڈن کے پتے پر درخواست کرنے سے ایک جلد اس رپورٹ کی ہر شخص کو پہنچ سکتی ہے ۔

کفایت شعاری کی انتہا

گورنمنٹ کی کفایت شعاری کی طرف یہاں تک توجہ ہوئی ہے کہ اس سال میں ایک سے زیادہ دفعہ سکرٹری آف سٹیٹ تخفیف مصارف کی تاکید گورنمنٹ ہند کو لکھ چکے ہیں جس کا اثر یہاں تک ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دفتروں میں پر کے قلم تک آیندہ موقوف ہو گئے۔ صرف سکرٹری کے لئے پر کا قلم دیا جائیگا۔ گورنمنٹ اعلیٰ سے لوکل گورنمنٹوں کے نام آیندہ ایک پیسے کے پوسٹ کارڈ پر یا انڈر کسی مقدمے میں یاد دہانی یا تقاضے کا کاغذ روانہ ہوا کریگا۔ افسروں کو جاذب کاغذ یا برش وغیرہ زیادہ خرچ کرنے پر بنیاد دیا جائے گا یہہ طریقے ہماری گورنمنٹ کی کفایت شعاری کے باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن سرحد پر ایک چھوٹی سی پیمایش پر جھگڑا ہو جاتا ہے اور اس پر فوج کشی کرنی پڑتی ہے اسپر کتنے لاکھ صرف ہو جاتے ہیں۔ شملہ پر حضور وائسرائے کے باورچیخانے تک راستہ مسقف کرنے اور امیر کابل کو تحایف دینے میں لاکھوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ اُن کا خیال نہیں۔ اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مہر ۔

(پیسہ اخبار)

ایک شخص سانپ اور ہر قسم کا زہر کھا جاتا ہے

مندرجہ ذیل کیفیت پیسہ اخبار کے ایک نامہ نگار صاحب ارسال کرتے ہیں۔ یہاں پر ایک آدمی کی نسبت کئی روز سے سنا جاتا تھا کہ وہ سالم سانپ کھا جاتا ہے خواہ زہریلے سے بھی زہریلا ہو۔ میں نے اپنے ایک دوست سے جو سانپ پکڑنے اور اُس کے کاٹے کے علاج کرنے میں بالکل ہوشیار ہے اور جس کے پاس اس شخص کی اکثر آمد و رفت رہتی ہے اس کے دیکھنے کی استدعا کی۔ دوست مذکور اس شخص کو ہمراہ لے آیا۔ نیز ایک زندہ سانپ جو دو فٹ سے کسی قدر لمبا ہی تھا ہمراہ لیتا آیا۔ شخص مذکور کو دیکھا گیا۔ تقریباً پچاس برس کے سن کا ہوگا۔ ذات کا بلوچ ہے۔ پہلا نام تو کچھ اور ہی ہے مگر آجکل الست خان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ صحیح المزاج اور بالکل تندرست معلوم ہوتا تھا۔ جب سانپ کھانے کی نسبت اُس سے کہا گیا تو بلا تامل کہنے لگا دیدو۔ میرے دوست نے سانپ کو دُم کی طرف سے پکڑ کر لکڑی کے سلیپر پر رکھ کر اس کے حوالے کر دیا۔ ہنوز زندگی کے آثار باقی تھے کہ اُس نے اُس کے سر کو انگلیوں سے کچل کر سانپ کے سر کو منہہ میں رکھ کھانا شروع کیا۔ حتیٰ کہ تمام کامل سانپ کو آن واحد میں نگل گیا اور چہرے پر تامل کا نشان تک نہ دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دنیا کی کوئی چیز خواہ کیسی زہریلی کیوں نہو رغبت سے کھا جاتا ہے۔ افیم و تیل ملا کر کھا جاتا ہے۔ بکریوں کے پتے جس قدر بہم پہنچ سکیں چوس لیتا ہے۔ گوشت ہمیشہ خام کھاتا ہے۔ مدت سے اُس نے غسل نہیں کیا۔ جب کبھی دل چاہتا ہے نیم۔ بھنگ شراب۔ تیل و برگ ارنڈ مخلوط کر کے پیتا ہے۔ غذا کسی قسم کی خواہ کسی جگہ سے دستیاب ہو بلا تمیز کھا جاتا ہے۔ پتہ نہیں اصل باشندہ کہاں کا ہے مگر بالفعل شہر شکار پور سندھ سے باہر ایک ویران مکان (وائرہ) میں رہتا ہے کیا اطبا اس کی نسبت کچھ رائے قایم کر سکتے ہیں ؟

کان پور

کانپور گزٹ ناقل ہے کہ:- کانپور میں ہیضہ کی شدت اور میونسپل بورڈ کی شدید غفلت - امسال حضرت ہیضہ کی آمد بھی وہ غضب کی آمد تھی کہ پناہ بخدا کی - کانپور کی زمین پر ہیضہ صاحب کچھ ایسے مچل گئے کہ ڈیرے ڈالدئے - اودہ کو تو ویران ہی کردیا اور بعد اودہ کے یہی مقام پسند کیا - تمام ممالک مغربی و شمالی کی سیر کرنے کے بعد ہیضہ کو بھی معلوم ہوگیا کہ کانپور سے زیادہ کوئی گندہ شہر اور یہاں کے میونسپل بورڈ سے زیادہ غافل اور بیہودہ جماعت اور کہیں نہیں ملے گی۔

مرزا سرور تو اپنی کتاب میں لکھ گئے ہیں کہ کانپور کی برسات سبحان اللہ دخل کیا دروازہ سے باہر قدم دھرے اور پھسل نہ پڑے - اگر خواب میں کہیں نکل گئے تو چونک پڑے کہ پھسل گئے اور جو بازاری کاروباری ہیں انکا یہہ نقشہ دیکھا ہاتھ میں جوتیاں پائجامہ چڑہائے کیچڑ میں لت پت یہاں گرے وہاں گرے خدا خدا کرکے جیتے گھر پہرے اور جو شیخی کے مارے ننگے پاؤں نہ نکلے تو یہہ شعر دیکھی ہی یہہ رسم اس نگر میں + جو ننگے ہی آپ گھر میں۔: مرزا سرور کا زمانہ نصیر الدین حیدر کا زمانہ تھا جب کانپور ایک کوردیہہ سے بہتر نہ تھا اور اب کیا حالت ہے ع وہی ذلت وہی خواری جو آگے تھی سو اب بھی ہے - باوجود اس کے کہ ریل تار اور بنگلی گھروں سے تجارت کے ذرایع نہایت وسیع ہوگئے ہیں اور کانپور ممالک مغربی و شمالی کا منچسٹر سمجھا جاتا ہے باوجودیکہ لوکل سلف گورنمنٹ کا اصول عرصہ سے جاری ہے باوجودیکہ ٹھنڈی سڑک اور پارک و گھنٹہ گھر سب کچھ بن گیا ہے اور باوجودیکہ مغربی تہذیب نے واٹر ورکس بھی جاری کردئے ہیں لیکن خاص شہر کی حالت خوار ہی ہے جو تھی - موسم سرما و گرما میں اس قدر خاک کہ اگر کوئی ایسی مشین موجود ہو تو آدمیوں کی ناک سے مٹی کے کھلونے بنائے نکل سکتے ہیں - برسات میں وہ کیچڑ و چہلا کہ راہ چلنا دشوار - صفائی کی یہہ حالت کہ جابجا میلا اور کوڑا انبار کا انبار - نالی جو مکانات کے نیچے نیچے تمام شہر میں بہہ رہی ہے وہ خود ایک امر باعث تکلیف عام ہے - جب صبح کے وقت اُس نالی کو مہتر صاف کرتے ہیں تو بجائے نسیم سحری کے خوشبودار جھونکوں کے وہ عفونت آمیز ہوا دماغ میں سرایت کرتی ہے کہ الاماں - یہہ تو میونسپل بورڈ کے معمولی انتظام کی حالت ہے شرم کی بات تو یہہ ہے کہ جب وبا پھیلی اُس وقت بھی میونسپل بورڈ نے کوئی انتظام صفائی کا نہیں کیا - اور رعایا کی تندرستی کا فیصلہ تقدیر پر چھوڑدیا - ہزاروں جانیں تلف ہوگئیں سیکڑوں گھر برباد ہوگئے - بہت سے نوجوان لڑکے اپنی والدین کے سامنے سے اُٹھ گئے - بہت سے بچے یتیم بن گئے اور ہمیشہ کے لئے ماں کی آغوش مہر اور باپ کی شفقت بھری نگاہ سے محروم ہوگئے - بہت سی عورتیں بیوہ ہوگئیں اور قضا نے انکو تنگی اور ناکامی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے زندہ رکھ چھوڑا جوان العمر ایک ڈپٹی کلکٹر اسی عارضہ میں جان بحق تسلیم ہوئے یہہ تمام آفتیں آگئیں یہہ تمام ہلکہ و داویلا مچ گیا اور ان ستم زدوں کی دردناک آہیں آسمان تک پہنچ گئیں مگر ہمارے بورڈ کے ممبروں نے ایسی لمبی تانی کہ اُن کے کان پر جوں تک نہ رینگی - اودہر بارش کا امساک ادہر میونسپل بورڈ کا انتظام شرمناک سڑکوں پر کیچڑ کی نمی نالیوں میں گندگی - کوڑے کا انبار - ہر طرف گندہ بہاؤ جس سڑک پر جائے عقل حیران جس گلی میں نکل جائے دماغ پریشان - کوڑے کے ٹھیکہ دار سے شکایت کیجئے تو وہ کہتا ہے کہ میرے ٹھیکہ میں شرط ہے جتنی گاڑیاں اُٹھاؤں اُتنی اجرت پاؤں شہر کی صفائی کا میں ذمہ دار نہیں مجھے کیا ضرورت ہے جو ناحق سر کھپاؤں - مہتروں کو گاڑیوں کی قلت کی شکایت جمعداروں کو ممبروں کے سلام اور دربارداری سے کہاں فرصت میونسپل بورڈ کی بیباکی تو دیکھئے کہ رعایا سے ہر قسم کا ٹکس وصول کیا جاتا ہے مگر رعایا کے جان کی پرواہ نہیں +

متھرا

ایک معتبر تحریر آمدہ متھرا سے معلوم ہوا کہ بتاریخ ۲۳ ماہحال وہاں ایک افسوسناک واردات قتل واقع ہوئی جس کی کیفیت یہہ ہے - کہ ہائی سکول کے ایک نوجوان لڑکے نے جو ذات کا گھوسی ہے - اپنے ایک ہم درس کو جس سے گیند کھیلنے میں اُس کا کچھ جھگڑا ہوگیا تھا بوقت سکول سے چھٹی ہونے کے چھری سے مار ڈالا - اور ایک سپاہی کو زخمی کیا جو ہسپتال میں پہنچ کر مرگیا۔ بعدہٗ ایک دوسرے لڑکے اور ایک سپاہی کو زخمی کیا - اور جبکہ وہ اپنے خون آلودہ ہاتھوں میں چھری لئے ہوئے گھبرایا ہوا ادہر اُدہر پہرتا تھا لوگوں نے اُس کو گرفتار کیا۔ تعجب یہہ ہے کہ باوجودیکہ یہہ واردات خون روز روشن میں برسر سڑک ہوئی - اور انبوہ کثیر جمع ہوگیا اور وہ مقتول لڑکا ایک گھنٹہ تک وہاں پڑا رہا - مگر کوئی ملازم پولیس اُس وقت تک نہ پہنچا - کچھ عرصہ کے بعد پولیس آئی اور اپنی کارروائی شروع کی +

عجائب خانہ لکھنؤ

سال گذشتہ میں ایک لاکھ ۷۹ ہزار ۲۳۹ - آدمی عجائب خانہ دیکھنے گئے ۳۳۱ پردہ نشین لیڈیوں نے بھی سیر کی - تعداد زیادہ ہوتی مگر اس وجہہ سے کم رہی کہ کئی ماہ تک عمارت گلستان ارم کی مرمت ہوتی رہی ۲۴۸۵ نئی چیزیں عجائب خانہ میں آئیں جن میں صرف ۵۷۵ خریدی گئیں - خرچ ۵۲۱۰۱ روپیہ ہوا جس میں ۳۲۵ چندہ سے علاوہ بارہ سو روپیہ سال کی رقم میونسپلٹی لکھنؤ دیتی ہے +

وارداتِ ہیبت ناک قتل

پونا سے ۱۵ نومبر روز پنجشنبہ کو تار آیا کہ وہاں کے ریلوے سٹیشن پر ایک رنگین ٹن بکس کھولا گیا جو ۱۱ نومبر روز دوشنبہ کو بائی کھلہ ریلوے سٹیشن سے مرزا احمد خان نامی ایک شخص کی طرف سے پونا میں ایک بیوپاری محمد خان عمر خان کے نام بھیجا گیا تھا یہہ بکس اُسی روز شام کو سات بجے ۵ منٹ کو پونا میں پہنچا تھا سٹیشن پر مالک نہیں ملنے کی وجہہ سے بکس پارسل آفیس میں رکھدیا گیا تھا۔ دوسرے روز پارسل کلرک نے سٹیشن ماسٹر سے کہا کہ ٹن بکس سے تعفن آتی ہے سٹیشن ماسٹر نے بکس کو ریلوے پولیس کے روبرو کھلوایا۔ اندر سے ایک نوجوان مسلمان کے لڑکے کی لاش نکلی۔ بکس معہ لاش ساسون ہسپتال میں بھیجدیا گیا تھا۔ وہاں ڈاکٹر نے لاش کا معاینہ کیا۔ لاش بہت گل گئی تھی۔ معلوم ہوا کہ لاش محمد خان نامی ایک کسرٹ کے گاؤ قصاب کے لڑکے کی ہے جو بھنڈی بازار بمبئی سے گم ہو گیا تھا جس کی خبر بمبئی پولیس میں دی گئی تھی لہذا ٹن بکس معہ لاش بمبئی میں بھیجدیا گیا جو بائے دہولی کی پولس چوکی میں رکھا ہوا ہے۔ پولس تحقیقات کر رہی ہے۔ چند آدمی بھی گرفتار کئے گئے لیکن قاتل اب تک ملا نہیں ۔

جس ٹن بکس میں مقتول کی لاش بند کی گئی تھی اُس کا طول و عرض یہہ ہے۔ ۲ × ۷ — ۱ × ۹ — ۱ × ۲ +

وزیرستان کی لڑائی

سر مورٹیمر ڈیورنڈ نے پچھلے سال کے اسی مہینہ میں امیر عبدالرحمن خان والی کابل سے جو فیصلہ نسبت حدبندی مابین ہندوستان و افغانستان کے کیا تھا اُس میں امیر صاحب نے علاوہ سوات۔ باجوڑ اور چترال سے کسی قسم کا واسطہ اور تعلق نہ رکھنے کے یہہ بھی تسلیم کر لیا تھا کہ وزیرستان گورنمنٹ ہند کے قبضے میں ہے۔ اور اُسی زمانے سے طے پاچکا تھا کہ اس جدید حدبندی کے لئے ایک انگریزی کمشنر بمعیت ایک افغانی کمشنر کے اگلے سال پہنچ کر فیصلہ کرلے۔ دونوں گورنمنٹوں کی بہت سی خط و کتابت اور غور فکر کے بعد آخر کار وہ وقت آیا تھا کہ ہماری طرف سے کمشنر صاحب پشاور بطور افسر کمیشن کے سرحد بندی کو آگے بڑھے۔ لیکن واپس گئے اصل وجہہ واپس آنے کی تو فارن آفس کو معلوم ہوگی لیکن سرکاری بیان ہے کہ امیر صاحب نے اپنے قایم مقام کو کافی ہدایات نہیں دی تھیں۔ مگر غیر سرکاری حلقوں میں مشہور ہے کہ انگریزی اور افغانی کمشنروں میں غلط فہمی کی وجہہ سے انگریزی کمشنر صاحب کو لوٹ گئے۔ اور افغانی کمشنر کابل کو ابھی کمشن کے تصفیہ کی بابت دونوں گورنمنٹوں میں خط و کتابت ہو رہی تھی کہ وزیرستان کی ایک قوم محسود وزیریوں نے جو اس حدبندی کو شبہہ کی نظر سے دیکھنے میں ایک ملا کی ترغیب سے ہماری فوج پر حملہ کر دیا۔ کہ جس کا نتیجہ ۳ نومبر کی خونخوار جنگ تھی۔ کہ جس میں گو دشمن کے بھی پاؤں اکھڑ گئے مگر ہمارے بھی بہت آدمی کام آئے۔ لڑائی کی سختی اس سے عیاں ہے کہ ہمارے مقتولوں اور مجروحوں میں کئی ایک انگریز اور دیسی افسر بھی تھے +

اب دوسرا انگریزی کمشنر معہ ہمراہیوں کے وانو ہی میں خیمہ زن ہے کہ جہاں وزیریوں نے انگریزی فوج پر حملہ کیا ہے۔ یہاں سے چالیس میل شمال شرق کی جانب جہاں گومل اور کندر ندیاں ملتی ہیں زار میلان کے میدان میں مقام دومنڈی ہے کہ جہاں سے متحدہ کمشن حدبندی کا کام شروع کریگی۔ یقین تھا کہ امیر صاحب کا کمشنر جب انگریزی کمشنر کے ہمراہ دومنڈی میں آجائیگا تو وزیری ملک اس انتظام کو منظور کرینگے اور کسی کو اس کام میں مزاحم نہونے دینگے۔ لیکن ملا پاوندہ کی ترغیب نے جس طرح دو تین ہزار وزیری لڑنے مرنے کو تیار کر دئے اور ڈیڑہ ہزار کی جمعیت اُن کی کمک کے لئے علیحدہ کمین میں رہی۔ اس نے ثابت کر دیا کہ وزیری ملکوں کی بابت پر آیندہ اعتبار کرنا مشکل ہے۔ ساتھ ہی سونے پر سہاگے کا کام ہو گیا جبکہ وزیریوں کی فوج لیوی کے تمام سپاہی جو دوگومل میں تعینات تھے فرار ہو گئے۔ اور ہر آن خبریں گرم ہیں کہ وزیری ایک دوسرے حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ وجہہ اس حملے کی سوائے اس کے کچھ نہیں بتلائی جاتی کہ انہیں یہہ حدبندی کا کام منظور نہیں اور اسے اپنی آزادی میں مخل سمجھتے ہیں۔ ساتھ یہہ بھی خبر ہے کہ گورنمنٹ انگریزی بجائے سختی کے نرمی و ملایمت سے پیش آنا چاہتی ہے۔ گو وانو میں ہماری جمعیت تین ہزار کے قریب ہے اور باقی تمام سرحد کی چوکیاں بھی مضبوط ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ زمین کی نسبت اگر دشمن گڑ دینے سے مرے تو بہت اچھا ہے۔ علاوہ اسکے وزیرستان میں کسی ایک قوم سے لڑنا باقی تمام قوموں کو بدظن اور برگشتہ کر دیگا کیونکہ ان لوگوں کی لڑائیاں مذہبی جنگوں کے لباس میں ہوتی ہیں اور مذہبی معاملات میں یہہ سب ایک دوسرے کے شریک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے خزانہ ہند کی ایسی تنگی کے وقت میں ان بھڑوں کے چھتے کو چھیڑنا ٹھیک نہیں کہ جو شمال مغربی سرحد پر دور تک پھیلا ہوا ہے اور ساتھ ہی جبکہ امیر صاحب کی صحت کی حالت ایسی ناقابل اطمینان ہے اور روس کی شہ زور فوجیں ایک ناتجربہ کار نوجوان زار کے اشارے کی منتظر ہیں + پیسہ

ناظرین نور افشاں کے لئے مژدہ

شاہزادہ بن داؤد

انگریزی خوان مسیحی۔ بزرگ پادری انگرہم صاحب کی مشہور و معروف کتاب موسومہ دی پرنس آف دی ہاؤس آف ڈیوڈ سے جس نے ممالک یورپ اور امریکہ میں بڑی شہرت حاصل کی بخوبی واقف ہیں اپنے آقائے نامدار جناب پادری ڈاکٹر ینگسن صاحب اور اپنے مربی با وقار جناب پادری میر حسن صاحب کی فرمایش سے میں نے اُس کا ترجمہ صحیح صحیح سلیس اور محاورہ دار اردو میں تیار کیا ہے اُمید واثق ہے۔ کہ بہت جلد یہہ کتاب دیسی مسیحی لیٹریچر میں اعزاز حاصل کریگی۔ اور اہل ہنود اور اہل اسلام میں خداوند مسیح کی زندگی اور حقیقی نجات کے علم کے پھیلانے کے عمدہ وسیلوں میں سے ایک ثابت ہوگی +

اس کتاب کے ۲۰۸ صفحے ہیں۔ اور دو جلدوں میں دو قسم کے کاغذ پر چھاپی گئی ہے قیمت قسم اول فی جلد معہ محصول ایک روپیہ دو آنہ۔ اور قسم دوم فی جلد معہ محصول ایک روپیہ یہہ کتاب الہ آباد کے نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے گودام سے یا خود مشتہر سے بعوض قیمت کے بھیجنے یا وی پی پوسٹ کے ذریعے سے مل سکتی ہے۔ المشتہر لاڈرس جیری ہیڈ ماسٹر سکاچ مشن ہائی سکول وزیرآباد +

محمدی کالج علی گڈھ

خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کثرت پیداوار اجناس سے خلق اللہ میں ایک اطمینانی حالت ارزانی نرخ سے پیدا کر دی لیکن افسوس ہے آنریبل سید احمد خاں بہادر بالقابہ کو جو غربا کے طلبہ خیرات پر [illegible] کے نرخ گراں کر دئے۔ چندہ کی امداد [illegible] مفصل حال ایک عنایت فرما نے اس نوع کی بھی خواہش کا لکھا تھا لیکن اس وقت وہ خط ملتا نہیں۔ نہایت افسوس ہے کہ ایجوکیشنل کانفرنس اور پبلک ڈیل کی طرف بجز زبانی باتوں کے جناب سید صاحب کو توجہ نہیں۔ ہم اُن کی رودادیں بھی سے کہاں تک [illegible] ہیں ورنہ بہت سی قابل اصلاح باتیں پیش کر سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ [illegible] کی زبان و لباس وغیرہ کا لحاظ کیا گیا بہت سے اودھ پنچ اور آزاد موجود ہیں۔ سر سید بالقابہ کو مناسب ہے کہ موافق زمانہ اور ضروریات خلائق کے کام کریں اور اپنے کالج کے نرخ کو نہ بڑھائیں اس لئے کہ اب بہت سے کالج ہو گئے ہیں۔ نہ سہی علیگڈہ کی وردی نہ سہی علیگڈہ کی یوروپین وضع۔ اور یونین کی اسپیچ آخر اور کالجوں میں بھی یوروپین قابل اساتذہ موجود ہیں۔ کیا لطف رہیگا جب لوگ کراہت کی نگاہ سے محمڈن کالج کو دیکھیں گے ہم نہایت دردمندی کے ساتھ سر سید کو سمجھاتے ہیں گو اُن کی خود پسندی سے امید ہے کہ اس کا اثر الٹا ہو۔

کراسٹھویٹ ہال

حضور لفٹننٹ گورنر نے بہت ہی اچھا کیا کہ علیگڈہ میں ایک ٹون ہال کی بنیاد رکھتے وقت عمارت کو اپنے نام سے منسوب نہیں ہونے دیا۔ رؤسائے علیگڈہ عجب طرح کا تماشہ کیا کرتے ہیں نئے لفٹننٹ گورنر کی شان میں یادگار قایم کرنے کو مستعد ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کو اختتام تک نہیں پہنچاتے سر الفرڈ لائل کے زمانہ میں لائل لائبریری قایم کی جن لوگوں نے چندہ لکھا وہ جیسے ہی سر الفرڈ لائل نے چارج دیا اپنے وعدہ کو بھول گئے اور عمارت ہنوز اختتام کو نہیں پہنچی ہے۔ یہی کیفیت کراسٹھویٹ ہال کی ہوتی۔ رؤسائے علیگڈہ کو چاہئے کہ پہلے لائبریری کی نسبت جو وعدے کئے ہیں وہ پورے کریں بعد اس کے دوسرے لفٹننٹ گورنر کی یادگار کی تدابیر سوچیں ۔ منہ

حیرت ناک چوریاں

قابل توجہ صاحبان حکومت

ہیڈ پوسٹ آفس میرٹھ شکارگاہ دزد ہو گیا۔ آنکھوں میں سے سرمہ چرانا جن عیاروں کا کام ہے غالباً وہی ہمارے پوسٹ آفس کے پیچھے پڑ گئے ہیں مشکل کوئی کاروبار خالی جاتا ہو گا کہ ایسے رتوبے حیرت انگیز خلایق نہ ہوتے ہوں لوگ تو یوں کہتے ہیں کہ ڈاکخانہ میں ڈاکہ پڑتا ہے۔ روز روشن میں زر نقد اور مال اُڑتا ہے۔ کبھی رجسٹروں کے اوراق ندارد۔ کبھی خزانچی کی چک تک گم کبھی نصف نوٹ غائب۔ کبھی پورے تیس روپیہ کا ایک نوٹ ہضم۔ پولیس بیچاری آئی ادھر اُدھر دیکھ بھال پوچھ گچھ کر کے چلتی ہوئی اس کی مجال نہیں کہ ہیڈ آفیسر کے سامنے اپنے عقل کو کام میں لا سکے پہلے لوگ کتابیں ہی مسٹر چارڈ صاحب کے عہد میں گم ہو گئیں تھیں اب جناب مسٹر ہرسٹ صاحب کے عہد میں سنتے ہیں (خدا کرے جھوٹ ہو) ایک نوٹ ہزار دہی ابھی کئی روز سے تلاش درپیش ہے اگر دستیاب ہو گیا اور مقدمہ چلا تو آیندہ مفصل حالات درج صحیفہ ہوں گے۔ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب بہادر کو مناسب ہے کہ صدر ڈاکخانہ میں ایک ہی عملہ برسوں تک نہ رکھیں اور اُن کی تبدیلی وقتاً فوقتاً کرتے رہیں۔ اکثر اہلکار ایک جگہ عرصہ تک رہنے سے غافل اور مال مست ہو جاتے ہیں آیندہ اُن کی رائے ۔ منہ

بھوپال

شحنہ ہند کا ایک نامہ نگار واقف کار لکھتا ہے کہ شیخ ضیاء الحق ہم قلم نے جو الزامات وزیر بھوپال پر اپنی تصنیف جدید میں قایم کئے ہیں گو وہ شرمناک ہیں مگر ایسے راز نہیں جن پر پردہ ڈالا جائے یا بحث نہ کی جائے۔ وہ الزامات یہ ہیں۔ مثلاً وزیر صاحب کا پولیس کی نوکری سے موقوف ہونا اور روزگار کا نہ ملنا۔ تعلقہ دو دا سے برطرف ہونا۔ فیض آبادی ساہوکاروں کے مقدمہ کی کیفیت۔ ولایت جانے کے بابت گورنمنٹ کو جو سزا دئے کا بے پائی پاچکا ہے والیہ ریاست سے ملنا۔ ایجنسی کے ملازموں سے رازداری کے لئے میل ملاپ کرنا۔ کئی خون کا ہو جانا۔ غلہ کے غبن میں مرزا برادرس کے رشتہ دار کی شرکت ڈاکٹر بھلبہ وغیرہ۔ لیکن سب سے اول اس امر کو دیکھنا ہے کہ آیا مثل سابق وزیر صاحب خود تحقیقات فرما کر ان الزامات کو دور کرتے ہیں یا کیا۔ اگر ایسا کیا گیا تو سمجھ لینا چاہئے کہ بہت بے انصافی ہوئی۔ البتہ ایسی حالت میں پیشانی وزارت ان بدنما داغوں سے صاف ہو سکتی ہے کہ حضور عالیہ والیہ ریاست یا خود تحقیقات فرمائیں یا برٹش ہاتھوں میں سپرد کریں کس واسطے کہ جو حالات شیخ ضیاء الحق نے درج کئے ہیں وہ ایسے ظالمانہ ہیں کہ ہر شخص آنسو گرا سکتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ بمقابلہ حاشیہ نشینان وزارت کے رعایا کی جان و مال کی کچھ حقیقت نہیں۔ یہہ بہت خطرناک حالت ہے جو وحشیانہ طریق کے ظلم رعایا پر ہوتے ہیں اُس کو کوئی رحم دل دیکھنا پسند نہ کریگا۔ یہہ تعجب نہیں بلکہ افسوس ہے کہ حضرۃ قیصر ہند کی بارحم و مہذب حکومت میں ریاست بھوپال ہو اور پھر وزارت کی آڑ میں ہر متنفس اپنے کو ہلاکو خان ثابت کرے وہ برٹش گورنمنٹ جو علاوہ انڈیا کے برفستانی ریگستانی ملکوں میں مخلوق خدا کو ظالموں کے پنجہ سے بچانے کی تدبیر میں سرگرم

ہوا اور نہو تو بھوپال کی سرزمین کی جانب جہاں سفید پوش ڈاکو تہذیب کے جامہ میں رعایا و ریاست کی بنیاد کو برباد کر رہے ہیں۔ فارن آفس کو بہت جلد توجہ کرنا چاہیے۔

انجمن حفاظت اطفال

لنڈن میں دس برس سے ایک سوسائیٹی اس غرض سے قایم ہی کہ بچوں کو اُن کے والدین کے ظلم سے محفوظ رکھے شروع میں چار برس تک تو صرف لنڈن ہی میں اس کی کارروائیاں محدود رہیں۔ لیکن اب ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ کی آبادی میں جابجا اس قسم کی انجمنیاں قایم ہیں ۱۰۹۳۴۴۔ بچوں کی خدمت اس وقت تک یہہ سوسائٹی کر چکی ہی جہاں ضرورت ہوئی بچوں کو اُن کے مکانات سے علیحدہ کرا لیا ورنہ ایسے مکان کی خرابیاں دور کردیں۔ اس کام میں ۵۴۰۰ والدین بعوض اپنی سختیوں کے فوجداری عدالتوں سے سزایاب ہوئے جنکی میعاد قید کا مجموعہ ۱۱۹۰ سال اور کل زرجرمانہ ۲۰۲۲ پونڈ ہوتا ہی۔ ان مظلوم بچوں میں فی صدی ۴۲ کی عمر ۲ برس سے کم ہی۔ اس عرصہ دس سال میں اس سوسائٹی نے ۴۷۲۳ مقدمات کی تحقیقات کی جن میں سے ۱۳۵۴ غلط ثابت ہوئے۔ اور ۲۰۸۹۵ والدین کو صرف ہدایت و تنبیہہ ہوئی۔ اس سوسائٹی کی آمدنی دس سال میں ۱۵۳۱۵ پونڈ اور خرچ ۱۷۴۸۹ پونڈ ہوا۔

نامہ بر کبوتر

مہر نیمروز کا نامہ نگار لکھتا ہی کہ:۔ ہمارے شہر کے ایک مشہور رئیس مسمّی ہادی یار خانصاحب کے یہاں ایک کبوتر ہی جو نامہ بر کا کام دیتا ہی۔ یہہ کبوتر روزمرہ محلہ بسلو کو سے شہر کہنہ کو (جو ایک فاصلہ دراز پر واقع ہی) ڈاک لیجاتا ہی اور دوسرے جواب لے کر فوراً واپس آتا ہی ایک روز کا عجیب واقعہ دیکھنے میں آیا کہ یہہ کبوتر خط لئے ہوئے اپنے مکان پر جا رہا تھا راستے میں کسی غیر شخص کے یہاں وہ خط گلے سے کہل کر گر پڑا۔ کبوتر نے گھر فوراً کاتب خط کے پاس جو بس گیا جس کے جلد بے جواب پلٹنے سے معلوم ہوگیا کہ خط مکتوب الیہ تک نہیں پہنچا۔ چنانچہ دوسرا خط لکھکر اور گلے میں باندہ کر پھر چھوڑ گیا جو حسب دستور اس نے مکتوب الیہ تک پہنچا دیا۔

کبوتر واقعی اُڑنے والے جانوروں میں بہت ہوشیار پرند ہی کاش ہمارے ملک کے نوجوان بھائی فضول آگ کرنے سے مشق کرائیں۔ تو بہت کچھ مفید ہو ورنہ اسوا ئے تضیع (ٹائیں ٹائیں فش کے) کچھ حاصل نہیں۔

استعمال شدہ ٹکٹ

بمبئی کے ایک سوداگر پر مقدمہ چل رہا ہی کہ اُس نے ایکبار کے استعمالی ٹکٹ اپنے یہاں رسیدوں پر دوبارہ استعمال کئے۔ دوکاندار ایک مالدار سوداگر ہی اُس کا بیان ہی کہ محض برادری کے جھگڑے اور نفسانیت کی وجہہ سے میرے خلاف اس قسم کا مقدمہ قایم کیا گیا ہی۔

ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مکان کا اٹھنا

امریکن قوم میں عجیب عجیب جدت پیدا ہوتی جاتی ہی۔ ایمپن کے قصبہ میں ایک سوداگر نے ۵ ہزار ڈالر کے خرچہ سے ایک مکان تعمیر کیا اتفاق سے شہر چھوڑنے کی ضرورت لاحق ہوئی وہ جب دوسری جگہہ پہنچا تو وہاں اس قدر استطاعت نہوئی کہ دوسرا مکان بنوائے اُس نے چند لوگوں کے مکانات خرید کئے اور انتقال جائداد کی سوائی اسٹیشن جس قصبہ میں وہ رہتا تھا ۹ میل تعاکلوں کے ذریعہ سے پورا مکان ایک جگہہ سے اُٹھکر دوسری جگہہ لگا دیا گیا اسباب اندر بند رہا۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پیرس میں ایک دعوت عجیب قسم کی ہوئی یہہ ٹھہرایا گیا کہ ہر ایک مہمان مختلف حیوانات کی رنگت کا لباس پہن کر شریک جلسہ ہو جس سے تمام مجلس نمائش گاہ حیوانات کا نمونہ ہو جائے۔ خوب سوجھی!

جنوبی امریکہ میں بمقام لاریوجا سخت زلزلے سے بڑا نقصان ہوا۔ کہتے ہیں اس کے صدمہ سے دو ہزار آدمی مرگئے۔ اور بارہ ہزار آدمی بے خانمان ہوگئے۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے۔

لنڈن میں ایک کارخانہ کے کاریگر کی داڑہی دس فٹ لمبی ہی جب وہ کام کرتا ہی تو اپنی داڑہی کو کوٹ کے اندر کر لیتا ہی تاکہ کام میں ہرج واقع نہو۔ غالباً اس سے بڑہ کر کوئی دراز ریش دنیا میں نہوگا۔

لنڈن کے ڈاکخانہ میں جو منی آرڈر لاوارث ہوتے ہیں وہ سال بہر تک جمع ہو کر چار ہزار پونڈ کے قریب ہو جاتے ہیں۔ اور یہہ رقم سالانہ ڈاکخانہ کو مفت میں بچ رہتی ہی۔ منی آرڈر ہوشیاری سے بھیجنے چاہئیں۔

جرمنی میں طوطوں سے خوب کام لیا جاتا ہی ہر ایک ریلوے سٹیشن میں پالے جاتے ہیں اور اس سٹیشن کا نام اُن کو سکھا دیا جاتا ہی۔ ٹرین کے ٹہرنے پر وہ اُس سٹیشن کا نام چلایا کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہہ کون سا سٹیشن ہی۔

زار مرحوم کا جنازہ دوشنبہ گذشتہ کے روز سینٹ پیٹرسبرگ میں دفنایا گیا۔ اس تدفین کے روز لنڈن اور پیرس میں بھی خاص ماتم کیا گیا۔ شہنشاہ ولیم سخت غمزدہ ہیں امید نہیں کہ جانبر ہوسکیں۔

زار کے مرتے ہی روس میں اُس پارٹی نے سر اُٹھایا

ہے جو حقوق رعایا کی ترقی چاہتی ہے۔ اس پارٹی والوں نے بیشمار پمفلٹ اس مضمون کے شایع کئے ہیں کہ طریق حکومت شخصی کو نرم کرنا چاہئے ✦

اٹلی میں متواتر صدمات زلزلے سے سخت بربادی وقوع میں آئی ہے۔ ایسا۔ زلزلہ کئی سال سے نہ دیکھا تھا۔ صرف ایک مقام سپر دکر پیو کی بربادی سے ۲۰۰ لاشیں کھود کر نکالی گئیں۔ سسلی میں اب تک زلزلہ نہیں تھا ✦

سویڈن میں ایک دیاسلائی کے کارخانہ میں ایسا انجن ہے جس سے ہر روز دس لاکھ ڈبیا دیاسلائی کی تیار ہوتی ہیں۔ لکڑی وغیرہ ایک طرف انجن میں ڈال دیتے ہیں اور دوسری طرف سے ڈبیا بھری ہوئی نکل جاتی ہے ✦

فرانس میں مزدوروں کو کھودتے ہوئے زمین سے چند کھوپریاں محیط میں ۳۱ انچ سے ۳۳ انچ تک کی ملی ہیں۔ پیرس کے ایک ڈاکٹر کی رائے ہے کہ وہ کھوپریاں ایسے آدمیوں کی ہیں جن کا قد ۱۰ فٹ اور ۱۵ فٹ کے درمیان ہوگا ✦

پنسلوینیا کے میڈیکل کالج میں ایک حبشی باشندہ جارج نامی ہے جو ۳۰ سال تک سیاہ فام تھا۔ مگر بتدریج اس کا رنگ بدلنے لگا اور اب وہ یورپین کی مانند گورا ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر حیران ہیں کہ اس تبدیلی رنگ کی کیا وجہ ہے ✦

چین میں دستور ہے کہ بچہ کی کلائیوں کو سرخ ڈورے سے باندھ دیتے ہیں۔ اس غرض سے کہ وہ بڑا ہو کر فرمانبردار رہے۔ اگر کوئی لڑکا شریر نکلے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کے والدین اس کی کلائی باندھنا بھول گئے ✦

تناسی میں ایک شخص نے اپنے پڑوسی پر ایک عجیب حرکت کے لئے ۳۱۰۰۰ پونڈ کا دعوی کیا ہے۔ کیونکہ اس نے آتشی شیشے سے سنفیٹ کے جبکہ وہ سوتا تھا سر کے بال جلادئے !

جاپان صلح منظور کرے گا بشرطیکہ چین اس سے براہ راست درخواست کرے۔ چین نے اپنی طرف سے ایک جرمن افسر کو گفتگوئے صلح کے لئے جاپان کو روانہ کیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلے ✦

چین تیار ہے کہ اگر جاپان صلح منظور کرے تو تمام خرچ جو اس کا جنگ میں ہوا ہے ادا کرے۔ اور علاوہ خرچہ جنگ کے چین جاپان کو دس کروڑ سکہ نقل بھی دینے کو تیار ہے۔ پہلے ہی کیوں نہ غور کیا ✦

ولیعہد شاہ آسٹریا بیگم کے ایک کتا ہے جس کا دنان صرف ۱۰ ڈبہر ہے۔ یہہ لمبائی میں سات انچہ سے بھی کم ہے اور ہتھیلی پر بخوبی آرام کر سکتا ہے۔ بیگم نے اس کو ایک ہزار روپیہ میں خریدا ہے ✦

بڑودہ کی قلمرو میں مس سہراب جی کو وکالت کرنے کی اجازت مل گئی۔ یہہ اول لیڈی پلیڈر ہے۔ اور امید ہے کہ آیندہ کو ہندوستان میں بہت سی لیڈی پلیڈر ہو جائیں گی ✦

مغربی ہند کی مرہٹہ لیڈی رکابائی نے ولایت میں ڈاکٹری کی تحصیل سکاٹلینڈ کے میڈیکل کالج کا امتحان پاس کرکے ڈپلوما حاصل کیا اور برسلز کو بلجیم کالج سے ایم ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کو گئی ہیں ✦

احاطہ مدراس میں نیلور کے تحصیلدار صاحب اس ارادہ سے کہ دیوالی پر شراب خواری نہ ہو چند کانسٹبل شراب فروشوں کی دوکانوں کے قریب کھڑے کر دئے اور اس وجہ سے بہت کم لوگ شراب پینے کو آئے۔ دوکانداروں نے تحصیلدار پر نالش کی ہے ✦

بمبئی میں شوارع عام پر پٹاخے چھوڑنے کے جرم میں دہلی کے ہنود پر چار آنہ سے لے کر دو روپیہ تک جرمانہ کیا گیا۔ اس کارروائی کی تقلید دیگر مقامات میں بھی کی جائے تو بہت مناسب ہے ✦

مہاراجہ میسور کی ریاست کی آمدنی سالانہ ایک کروڑ ۹۶ لاکھ ۲۲ ہزار روپیہ ہے۔ اور خرچ ایک کروڑ ۹۳ لاکھ ۶۲ ہزار پچھلے سال ہو کر خالص بچت ۲۹ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ ہوئی ✦

سانبھر کے مقدمہ بلوہ محرم میں پٹھان ملزم گردانے گئے۔ جن پر ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور حسین خان سرغنہ فساد کو علاوہ جرمانہ دو سو روپئے کے دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ✦

اجمیر۔ سرکاری نقشوں سے معلوم ہوا کہ امسال میلہ پشکر میں ایک ہزار دو سو گھوڑے آئے تھے جن میں سے سات سو فروخت ہوئے جن کی کل قیمت سات ہزار چھہ سو روپیہ وصول ہوئی۔ سب سے زیادہ قیمت کا گھوڑا پندرہ سو روپیہ میں بکا ✦

پشین کے ایک غازی نے کوئٹہ سے افواج کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر پہاڑیوں سے اتر کر دو دیہاتی دشمنوں کو مار ڈالا۔ یہہ شخص تجربہ کار شکاری ہے اور ان جنگلات سے اس قدر واقف ہے کہ اس کا گرفتار کرنا مشکل ہے ✦

لاہور۔ مسماۃ محبوب جان کا بھائی جو اپنی بہن کو اس کے آشناؤں کے قبضہ سے چھڑانے کے جھگڑے میں قتل کیا گیا ہے۔ اس کے خون کی تحقیقات زور شور کے ساتھہ جاری ہے۔ کہتے ہیں اس معاملہ میں چند امیر صاحبزادے بھی شامل ہیں ✦

امرتسر۔ دیال سنگھ سبھا پبلک لائبریری کے دفتر سے بانات کی چادر جو میز پر بچھی رہتی تھی کوئی حضرت چوری پیشہ بند دروازوں میں سے اڑا کرلے گیا جس کی تفتیش ہو رہی ہے ✦

محسود وزیریوں پر آخر کار فوج کشی کی جائیگی۔ کیونکہ وہ اپنی شرارت سے باز نہیں آتے اور شرائط سرکاری کو منظور نہیں کرتے۔ انہوں نے کئی اونٹ لوٹ لئے۔ کھجوری کچ میں ۵۰۰ گز تار کاٹ ڈالا ✦

بقیہ روئیداد

نمبر 1/24 عبد الواحد ولد عبد المقصود کشمیری اقبال گنج تعمیر ایک دہنہ چاہ اندر حد نالی مع تعمیر پل اور نالی پیش دروازہ مکان طول تین فٹ عرض تا بند نالی ۔

نمبر 1/25 مہر سپر باوا کھشیک سیاں تعمیر دروازہ مکان بنیاد سابقہ پر ۔

نمبر 1/26 ظفر شیخ و میاں جی فتح محمد کشمیری ڈھولیوال تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر نکالنے دروازہ ۔

نمبر 1/27 لاجپت رائے مختار منشی گنگا بشن محلہ ڈکوشاں تعمیر ایک پل اور نالی پیش دروازہ مکان طول تین فٹ عرض بند نالی تک ۔

نمبر 1/28 چنتو پسر بدھاوامل بانیا و جھنیلڈ گنج نکالنے دروازہ جدید ۔

نمبر 1/29 کلو رام پسر مصدی لال و جھنیلڈ گنج تعمیر مکان اندر میں اطراف کے مکانات میں ۔

نمبر 1/30 شہاب الدین پسر عبد اللہ خان پٹھان ڈھولیوال تعمیر برآمدہ سامنے دوکانات بند نالی چھوڑ کر ۔

نمبر 1/31 مہر سنگھ اہلکار رئیس مالیر کوٹلہ لگانے چوکھٹ چادر آہنی نالی پر ۔

نمبر 1/32 حاجی عبد الصمد محلہ گنجی چھپڑی تعمیر مکان جس کی اجازت نمبر ۲ جنوری ۱۸۹۲ء کو ہو چکی ہے ۔

نمبر 2/1 رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات با اختلاف رائے ممبر صاحب حلقہ ظہری درخواست ماہر سنگھ پسر پرتاب سنگھ دربارہ تعمیر مکان و چبوترہ ۔

تجویز ہوئی کہ سکرٹری خود موقعہ پر جا کر اور معائنہ کر کر مفصل رپورٹ کرے ۔

نمبر 2/2 رپورٹ ممبر صاحب حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات ظہری درخواست پولو مل پسر دیو چند بانیہ گھاس منڈی دربارہ نہ ملنے اجازت تعمیر مکان ۔

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجاوے ۔

نمبر 2/3 رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری کاغذات عبد العزیز پسر عبد الستار کشمیری اقبال گنج دربارہ اس کے کہ سائل کو کمیٹی سے اجازت تعمیر نہیں ہونی چاہئے ۔

تجویز ہوئی کہ سائل اپنے ذمہ داری پر تعمیر کر سکتا ہے ۔

نمبر 2/4 رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری درخواست راجمید اس پسر جوا ہر مل سوہالی گنج دربارہ اس کے کہ سائل نے کچھ ثبوت ملکیت کا داخل نہیں کیا اجازت تعمیر نہیں ہونی چاہئے ۔

تجویز ہوئی کہ سکرٹری موقعہ دیکھ کر رپورٹ مفصل طور پر کرے ۔

نمبر 2/5 رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری درخواست ابراہیم و محمد بخش و خدا بخش محلہ مالی گنج دربارہ اس کے کہ سائلان کو اجازت نکالنے چوکھٹ نہیں ہونی چاہئے ۔

تجویز ہوئی کہ مسٹر وائلی صاحب کے سپرد ہو ۔

نمبر 2/6 رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری درخواست سید دلاور علی شاہ اصالتاً و کارکن منجانب مسلمانان سکینہ و بیگم النساء دربارہ اس کے کہ سائل جس راستہ سے تعزیہ جاتا ہے بند کرنا چاہتا ہے کمیٹی سے اجازت نہیں ہونی چاہئے معہ درخواست عذرداری سید نظام الدین ۔

تجویز ہوئی کہ مسٹر وائلی صاحب کے سپرد ہووے کہ اس بارہ میں رپورٹ جلد دیویں ورنہ بلا اجازت سائل تعمیر کرنے کا اور اسیر کو ذمہ وار کیا جاوے کہ مسٹر وائلی صاحب کو موقعہ پر لیجا کر ملاحظہ کرا دیوے ۔

نمبر 3/1 درخواست منشی سعد اللہ سرو بنگ ماسٹر بورڈ سکول مصدقہ صاحب ہیڈ ماسٹر در التوائی تبدیل باختلاف رائے سب کمیٹی ۔

تجویز ہوئی کہ کمیٹی اس پر دوبارہ غور کرنا نہیں چاہتے ۔

نمبر 3/2 روبکار صاحب مہتمم مدارس ضلع لودیانہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۹۲ء بحوالہ فقرہ نمبر ۲ رپورٹ صیغہ تعلیم ضلع لودیانہ بابت ۹۲-۱۸۹۱ء صاحب انسپکٹر بہادر حلقہ جالندہر دربارہ کمی فیس میونسپل بورڈ سکول معہ رپورٹ ہیڈ ماسٹر صاحب

تجویز ہوئی کہ اصل رپورٹ معہ تفصیل صیغہ تعلیم میں بھیجی جاوے ۔

نمبر 3/3 روبکار صاحب مہتمم مدارس ضلع لودیانہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۹۲ء بحوالہ فقرہ نمبر ۱۷ رپورٹ صیغہ تعلیم ضلع لودیانہ بابت ۹۲-۱۸۹۱ء صاحب انسپکٹر بہادر مدارس حلقہ جالندہر دربارہ بند کیجانے مدرسہ زنانہ مالی گنج ۔

تجویز ہوئی ۔ کہ اطلاع ہوئی ۔

نمبر 3/4 عرضی مدرس شاخ مصدقہ صاحب ہیڈ ماسٹر دربارہ تقرر ایک کس کہار سکول میں واسطے پانی پلانے کے معہ رائے سب کمیٹی تعلیم دربارہ تقرری ایک کس کہار تین روپیہ ماہوار از ابتدائے ماہ مئی ۱۸۹۲ء و لغایت جولائی ۱۸۹۲ء ۔

تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی بوجہ عدم گنجائش نا منظور کیجاوے ۔

نمبر 3/5 چٹھی صاحب انسپکٹر بہادر مدارس حلقہ جالندہر معہ فہرست امداد مدارس مصطفائی ۔

تجویز ہوئی کہ بغرض رپورٹ سپرد اوس سب کمیٹی کے ہووے ۔

نمبر 3/6 عرضی ہیڈ ماسٹر صاحب میونسپل بورڈ سکول لودیانہ بابت عطائے رخصت پندرہ روز از ابتدائے ۱ مئی ۱۸۹۲ء ۔

تجویز ہوئی کہ درخواست رخصت منظور کی جاوے ۔

(باقی آئندہ)

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتاب - نئی کتاب - نئی کتاب

بائبل پڑھنا کیوں ضرور ہے:- (مصنفہ مسٹر ایم - ایل رلیارام)
یہہ چھوٹا سا ۳۴ صفحہ کا رسالہ مختصر مگر نہایت معقول و پرزور دلایل سے ہر فرد بشر کے لئے مطالعہ بائبل کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے - بے پروا اور بے خبر لوگوں کو اس اہم امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہے - اور اس لایق ہے - کہ اردو خوانوں میں کثرت سے تقسیم کیا جائے - ہر ایک حق جو اور خصوصاً مشنری صاحبان کو چاہئے کہ اسے اپنے پاس رکھیں - قیمت ۱ر

اثمار شیرین:- یہہ کتاب الباکورۃ الشہیۃ فی الروایات الدینیۃ نامی ایک مشہور و معروف عربی کتاب کا ترجمہ ہے - جو اپنی قسم میں بے مثل ہے جس نے اسلامی مباحثے کی طرز میں بالکل انقلاب پیدا کر دیا ہے - اس کا مصنف ایک شامی مسیحی ہے - مصنف نے ایک ناول کے پیرایہ میں دین مسیحی کی تائید اور مخالفین کے حملوں کی تردید ایسے معقول اور موثر طور سے کی ہے - کہ اگر تعصب کی پٹی اتار کر اُس کا مطالعہ کریں تو راہ حق کو دریافت کر لینا کچھہ مشکل نہیں طرز بیان نہایت شیریں اور مہذبانہ ہے - اور مسلمانوں کے اکثر بڑے بڑے اعتراضوں کا جواب خود اُنہی کی کتابوں سے دیا ہے - اُس کی خوبی اظہر من الشمس ہے - ہماری تعریف کی محتاج نہیں - سر ولیم میور نے بھی جو عربی کے مشہور فاضل اور مذہب مبنی اسلام کی نسبت بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں - اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں شایع کیا ہے ؛؛ **تیار ہو کر فروخت کے لئے موجود ہے** ؛ مگر چونکہ محدود تعداد چھاپی گئی ہے - اس لئے درخواست فی الفور بھیجنی چاہئے تاکہ طبع ثانی کا انتظار نہ کرنا پڑے - مجلد یا غیر مجلد مل سکتی ہیں ؛؛ قیمت فی جلد ۱۲ر اسٹف کور - کپڑے کی جلد عہ

المشتہر
اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور ؛؛

شعر و سخن

خمسہ

بہار آئی بہرا پھولوں سے ہر تختہ گلستاں کا
ہو رشک گلشن رضوان ہر اک دامن بیاباں کا
بسان گل ہر اک الفاظ ہے تیرے ثنا خواں کا
ہوا روشن تیری مدحت سے رخ قرطاس بیجاں کا
بڑھا رتبہ تیری توصیف سے کلک غیستاں کا

رضا جو دست بستہ حاضر خدمت یہہ ہر دم ہے
نکل جائے تیری راہ رضا میں دم تو کیا غم ہے -
دوئی مطلق نہیں تجھہ میں تو وحدت میں مقدم ہے
نہیں ثانی کوئی تیرا تو یکتائے دو عالم ہے
تیری ذات مقدس راز ہے اک ذات یزداں کا

ہے حالت اپنی نازک اس قدر پوچھو اگر حق حق
شرح گرد درد و غم کیجئے تو سینہ ہو قلم کا شق
ہوا لاریب یہہ ظاہر کہ ہے یہہ کلمہ برحق
ہمارے درد کا درماں تو ہے اے شافی مطلق
عقیدہ ہے تیرا مرہم ہمارے زخم عصیاں کا

بھروں میں کلمہ دل سے کیوں نہ ہر دم اُس مسیحا کا؛
کہ جس نے ہے بنایا آسمان دنیا و ما فیہا
اُسی سے ہوگا نستار فقط اُس کا ہے در ماوی
رہے تار نفس میں دانہ تسبیح عیسیٰ - کا
نہ ہووے قطع جب تک سلسلہ اس رشتہ جاں کا

ہوئیں پیوند جو شاخیں یہاں نخل مسیحا میں
وہی ہوویں گی ہری گلچیں فقط اُس باغ عقبیٰ میں
بہار بے خزاں ہووے گی بستان بقا میں
رہیں سر سبز شاخیں گلشن عیسیٰ کی دنیا میں
پہلا پھولا رہے یارب ہر اک نخل اس گلستاں کا

یروسلم مبارک جس میں ہے مومن کا ہوگا گھر
ہر اک منفذ ہے کندن اور ہر اک دروازہ ہے گوہر
قلم ہے شرح سے عاری بیاں سے عقل ہے ششدر
ہر اک ذرہ تیرے در کا ہے رشک خسرو خاور
شہنشاہوں کو کب حاصل ہے رتبہ تیرے دربان کا

نہ نکلا کام دیوی دیوتا پیر و پیمبر سے ؛؛
تلاش دارو ئے درد نہاں میں ہم ہوئے ششدر سے
فقط اُمید آرام حقیقی ہے تیرے در سے ؛؛
سفیر پر خطا کیوں مضطرب ہو روز محشر سے
جب اُس کے سر پہ ہو سایہ تری رحمت کے داماں کا

راقم
پی - ٹی - ٹی - چودھری تخلص بہ محب
متعلم سی - بی - بورڈنگ سکول لودہیانہ

ضرورت

سکاچ مشن ڈسکہ میں ایک پریچر اور ایک کتب فروش کی ضرورت ہے - تنخواہ پریچر کو مبلغ عـ۲۰ـہ اور کتب فروش کو عـ۱۰ـہ روپئے ملیگی - درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں ؛

(پادری) - ننتھول
سکاچ مشن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

پادری ای - پی - نیوٹن صاحب مہتمم نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم - وائلی کے اہتمام سے چھپا ॥